بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ALFAZL RABWAH

مسعود احمد دہلوی — یوم سوموار — قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ — ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۳۰ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء — نمبر ۲۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اور روح پرور اختتامی خطاب

جماعت احمدیہ عاجزانہ طور پر سب سے پیار اور ہمدردی رکھتی ہے اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت ہے

وہ اپنے خدا اور اپنے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب سے مقدم رکھتی ہے اور کسی صورت میں ان سے بے وفائی نہیں کرے گی

صد سالہ جوبلی منصوبہ کی برکات اور لندن میں منعقدہ عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی کا ایمان افروز تذکرہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع حسبِ سابق امسال بھی نہایت خیر و برکت اور کامیابی کے ساتھ ۲۹ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ

یہ سہ روزہ اجتماع ۲۷ اکتوبر کو تیسرے پہر شروع ہوا تھا۔ اس کا افتتاح اور اختتام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نہایت درجہ ایمان افروز اور روح پرور خطابات سے فرمایا جو اجتماع میں شامل ہونے والے ہزارہا انصار و خدام کے لئے بہت ہی ازدیادِ ایمان کا موجب بنے۔ حضور کی بصیرت افروز تقاریر کے علاوہ دیگر متعدد بزرگانِ سلسلہ اور علمائے جماعت کی تقاریر سننے کا بھی انہیں موقع میسر آیا۔ یہ سب تقاریر خالصتًا دینی، روحانی اور تربیتی موضوعات پر مشتمل تھیں۔ انصار صاحبان اجتماع کے ایام میں نمازِ تہجد باجماعت ادا کرتے رہے اور انہوں نے اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ دعاؤں اور عبادات میں صرف کرنے کی کوشش کی۔ یہ انصار صاحبان کراچی اور کوئٹہ سے لے کر پشاور تک کے قریباً ہر حصہ اور علاقہ سے اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے بکثرت مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائے اور اپنے دامن روحانی علوم و برکات سے مالا مال کرتے رہے۔

حضور کی تشریف آوری اور ایمان افروز اختتامی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹ اکتوبر بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے دوپہر بذریعہ کار دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے ملحق وسیع لان میں واقع مقامِ اجتماع میں تشریف لائے جبکہ جلسہ گاہ سامعین سے پُر ہو چکی تھی۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم النبیین زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" نے اپنی ایک نظم کے چند اشعار اپنی مخصوص خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ اس نظم کا عنوان "مطلع انوار" تھا اور اس میں آپ نے لندن میں ہونے والی پہلی عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔

اس نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے نمایاں کام کرنیوالے ناظمینِ اعلیٰ (علاقائی) اور ناظمینِ اضلاع مجالس انصار اللہ کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں نیز تعلیمی امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے انصار اور اجتماع کے موقع پر منعقد ہونے والے تقریری اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنیوالے انصار کو انعامات مرحمت فرمائے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔

گیارہ بجکر ۵۶ منٹ پر حضور نے اپنا نہایت ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب شروع فرمایا جو کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

جماعتِ احمدیہ کی بعض مخصوص علامات و صفات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ دنیا میں سب جماعتوں کے بعض مخصوص نشان، علامات و صفات ہوتی ہیں۔ ان کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے جو انہیں دوسری جماعتوں سے ممتاز کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی ایک خاص مزاج ہے۔ بعض مخصوص علامات و صفات ہیں جن سے وہ پہچانی جاتی ہے۔ حضور نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کی پہلی نمایاں صفت یہ ہے کہ وہ نہایت عاجز اور منکسر المزاج جماعت ہے۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں پسند ہیں اور جو چیز ہمارے خدا کو پسند ہو یقیناً وہ ہمیں بھی پسند ہے۔ ہمارے قلوب میں کبھی تکبر اور فخر کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو انعامات ہم پر کئے ہیں (اور وہ بے حد و حساب ہیں)

(باقی صفحہ ۷ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۲ ــ ۸؍اگست تا ۱۰؍اگست ۱۹۷۸ء (قسط سوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

ہمبرگ کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات اور پُر معارف ارشادات

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے)

ہمبرگ کے احباب سے اجتماعی ملاقات

جرمن احباب سے اجتماعی ملاقات کے بعد حضور نے بعض دوستوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ ازاں بعد مسجد فضل عمر میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر احباب میں تشریف فرما کر ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپ کے مقام و مرتبہ کے متعلق بڑے دلنشین انداز میں تشریح فرمائی اور احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھتے رہا کریں تاکہ حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپ کا مقام مدنظر رہے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

حضور نے سلسلۂ کلام کا آغاز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں لوگ اسلام سے اتنے نابلد ہو جائیں گے اور اسلام میں اتنی بدعات شامل ہو جائیں گی کہ جب مہدی معہود اسلام کو بدعات سے پاک کرے گا اور خالص اسلام کا چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرے گا تو لوگ کہیں گے اس نے تو نیا دین بنا لیا ہے۔ پس بدعات سے پاک اور صحیح اسلام صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھا جا سکتا ہے اس لئے میں احباب جماعت کو اس دورہ میں یہ تلقین کرتا چلا آیا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں اور اس اہم مسئلہ کو کبھی نظرانداز نہ ہونے دیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کئی قسم کی بدعات پیدا ہو گئی تھیں۔ مثلاً شرک ہے۔ خدا کو چھوڑ کر لوگ اپنی دولت پر، علم پر اور طاقت پر بھروسہ کرنے لگے۔ قبروں پر سجدہ کرنا تو ایک عام بات تھی اور بعض باتیں جو زبان پر لانی مشکل ہیں وہ خدائے حیّ و قیوم کی طرف منسوب ہونے لگیں۔ پس یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے اسلام کی حقیقت اور اس کی حقانیت پر بھی لکھا اور اسلام کی صداقت کے زبردست دلائل دیئے کہ کوئی غیر مسلم بھی ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر بھی بڑی شرح و بسط سے لکھا اور جماعت احمدیہ کو توحید حقیقی کے مقام پر کھڑا کیا اور یہ حقیقت بتائی کہ توحید باری تعالیٰ اس کائنات کی بنیاد ہے۔ خدا پیدا نہ کرتا تو دنیا میں کوئی چیز نہ ہوتی۔ ہر وجود خدا تعالیٰ کے سہارے قائم ہے۔ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی یہ سہارا ٹوٹ جائے تو اس پر فنا آ جائے اور یہ دنیا زیر و زبر ہو جائے۔

حضور نے فرمایا بعض لوگوں مثلاً بعض یہودیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ خدا ان سے ذاتی تعلق کیوں رکھے وہ کہتے ہیں خدا نے انسان کو پیدا کیا اور پھر آرام سے الگ ہو گیا کہ یہی اس کی شان ہے اب انسان جو مرضی کرتا رہے اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حضور نے فرمایا اسلام زندہ مذہب ہے، وہ زندہ خدا کو پیش کرتا ہے۔ خدا کسی چیز کو پیدا کر کے اس سے لاتعلق نہیں ہو جاتا۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے درخت کے ہر پتّے کا گرنا اور اس کی جگہ نئے پتے کا نکلنا خدا کے علم اور حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا تو پھر انسان اشرف المخلوقات کے ساتھ تو اس کا بدرجہ اولیٰ تعلق ہونا چاہیئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا مسیح پاک علیہ السلام نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ دنیا میں اسلام کو بدعات سے پاک کر کے اس کے حسن و احسان کو اجاگر کرنے اور حق و حکمت پر مشتمل اس تعلیم کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ کی بعثت ہمارے لئے الٰہی فضلوں اور رحمتوں کا موجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب روحانی خزانے ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیلی یا اجمالی تفسیر موجود ہے جس سے ہمیں نورِ فراست اور ہماری عقلوں کو جلا ملتی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ احباب ان روحانی خزائن کو پڑھتے رہا کریں۔ حضور نے تذکرۃ الشہادتین اور لیکچر لاہور اور لیکچر سیالکوٹ (باقی صفحہ ۵)

"فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ"

لَقَدْ رَجَعَ الْاِمَامُ مِنَ الْجِهَادِ   فَنَشْكُرُ كُلُّنَا رَبَّ الْعِبَادِ

حضرت امام جہاد بالقرآن سے واپس تشریف لے آئے ہیں ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں

فَاَهْلًا بِالْخَلِیْفَةِ وَالْاِمَامِ   نُرَحِّبُهٗ بِتَهْنِئَةِ الْوِدَادِ

ہم حضور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دلی خلوص و محبت کا تہنیت نامہ پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں

بِسَیْفِ الْحَقِّ قَدْ فَتَحَ الْقُلُوْبَ   وَاَنْذَرَ قَوْمَ عِیْسٰی بِالْمَعَادِ

حضور نے سچائی کی تلوار سے یورپ کے لوگوں کے دلوں کو فتح کیا اور عیسائی اقوام کو آخرت سے بار بار ڈرایا

تَصَدَّوْا لِلتَّخَاصُمِ ثُمَّ فَرُّوْا   فَیَا عَجَبًا لِاَصْحَابِ الْعِنَادِ

انکے مذہبی رہنما پہلے تو مقابلہ کا اعلان کرنے لگے مگر پھر گریز کر گئے۔ اسلام سے عناد رکھنے والوں پر تعجب آتا ہے

فَاَنْذَرَهُمْ بِاَنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ   وَمَرْتَعُهٗ وَخِیْمٌ كَالْقَتَادِ

حضور نے انہیں تنبیہہ کی کہ شرک عظیم ظلم ہے جس کی چراگاہ خاردار جھاڑیوں کی طرح اذیت ناک ہوتی ہے

فَمِنْ اِحْدَی الْكُبَرِ[1] الشِّرْكُ بِاللّٰهِ   فَاَنْتُمْ مِّنْهُ كُوْنُوْا عَلٰی حِیَادِ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا بڑی مصیبت ہے جتنی جلدی ہو سکے شرک سے کنارہ کش ہو جاؤ

وَاَثْبَتَ اَنَّ عِیْسٰی لَیْسَ اِلَّا   رَسُوْلًا لِلْیَهُوْدِ وَخَیْرَ هَادِ

حضور نے ثابت کیا عیسیٰؑ صرف یہود کی طرف ایک رسول تھے اور اپنے زمانہ کے بہترین رہنما تھے

فَمَا صُلِبَ وَمَا قُتِلَ یَقِیْنًا   وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ الْعِبَادِ

وہ یقینی طور پر صلیبی موت اور قتل سے بچائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بدترین لوگوں سے بچا لیا

فَاَخْفَاهُ مِنَ الْاَعْدَاءِ طُرًّا   وَاَرْسَلَهٗ اِلٰی اَقْصَی الْبِلَادِ

اور بعد میں اُنہیں اُن کے دشمنوں سے اوجھل رکھ کر مشرقی ممالک کی طرف بھیج دیا

تَوَفَّاهُ بِاَرْضِ الْهِنْدِ قِدْمًا   فَاَقْبَرَهٗ اُنَاسٌ فِی الرَّمَادِ

اور آخر کار بہت عرصہ ہوا انہیں ہندوستان میں طبعی وفات دیدی چنانچہ پھر اُنہیں مٹی میں دفن کر دیا گیا

بِفَضْلِ اللّٰهِ قَدْ كُسِرَ الصَّلِیْبُ   بِحَمْدِ اللّٰهِ حُزْنَا عَلَی الْمُرَادِ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح کسرِ صلیب کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہم نے اپنی مراد کو پا لیا

فَهٰذَا مَا جَرٰی فِیْ اَرْضِ لَنْدَنْ   وَشَاعَ الْخَبَرُ فِیْ كُلِّ الْبِلَادِ

یہ سب واردات حال ہی میں منعقدہ لندن کانفرنس میں پیش آئی جس کی خبریں تمام ممالک میں پھیل گئیں

فَهَا هُوَ صِدْقُ دَعْوَانَا تَجَلّٰی

پس اس طرح ہمارے قرآنی دعاوی کی سچائی نے اپنی چمک دکھلائی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پاک ہے وہ ذات جس نے اسلام کے دشمنوں کو ذلیل کیا

محمد صدیق امرتسری
المبشر الاسلامی سابقاً
فی البلاد العربیۃ

[1] سورۃ المدثر آیت ۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں پردہ کی اہمیت

چہرہ کے پردہ کے حتمی دلائل

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری

(۲)

صاحبِ کشاف کی تفسیر:

صاحبِ تفسیر کشاف اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی چادروں کو سر کی طرف سے کھینچ کر اپنے چہروں اور کندھوں اور پہلوؤں کو ڈھانک لیا کریں۔ یعنی جب حسبِ ضرورت گھر سے باہر نکلیں تو ایسا کریں۔" (جلد ۲ صفحہ ۲۷۹)

استثنائی حالات:

اور بھی کئی حوالے متقدمین اور متاخرین کی تفاسیر میں سے پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آیاتِ حجاب میں جو پردہ کا حکم ہے اس میں چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ بھی لازمی طور پر شامل ہے لیکن طوالت کے خوف سے انہیں حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ عربی عبارتیں بھی اسی لئے نہیں لکھی گئیں۔ مگر صحیح ترجمہ اور کتاب کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کے پردہ سے یہ ہرگز منشاء نہیں کہ کسی حال میں بھی ہاتھ اور چہرہ کھولا نہیں جا سکتا۔ یہی مطلب اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کا ہے کہ اشد ضرورت کے وقت یہ پردہ اتارا بھی جا سکتا ہے۔ کسی ضرورت یا مجبوری کی بنا پر عورت اپنی طبعی زینت ظاہر کر سکتی ہے۔ مثلاً پردہ کے ساتھ سڑک عبور کرنے میں اگر خطرہ ہے تو چہرہ ننگا کیا جا سکتا ہے اسی طرح اور کئی اشد ضروریات اور ہنگامی حالات پیش آ سکتے ہیں جیسے امہات المومنین رضی اور مومن عورتوں کو اسلامی جنگوں کے نازک اوقات میں زخمی مجاہدین کی جانیں بچانے کے لئے خدمات پیش کرنی پڑیں تو انہوں نے پردہ کی رعایت کے بغیر اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر خدمت کی تو ایسے اوقات میں کسی فتنہ کا خوف بالامکان نہیں ہوتا۔

یہ حقیقت ہے کہ سورۃ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کے الفاظ اور ان پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضور کے عہد کے مسلمانوں کا تعامل اور اس کی اس وقت سے لے کر آج تک کی مجمع علیہ اور مقبول عام تفسیر اس امر کا ناقابل انکار ثبوت ہے کہ اسلامی شریعت میں عورت کے لئے چہرہ کے اجانب سے مستور رکھنے کا حکم ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے عمل کرایا ہے گویا جس ذاتِ مقدس پر قرآن نازل ہوا تھا اس نے پردہ کی آیت کا مفہوم یہی سمجھ کر خواتین اسلام سے اس پر عمل کرایا اور ان کے خارج البیت لباس کا اسے جزو قرار دیا اور اس زمانہ میں اس پردہ کا نام بھی نقاب ہی رکھا گیا اس کا ثبوت آگے احادیث میں آئے گا نقاب عربی میں چہرے کے پردہ کو ہی کہتے ہیں۔

صحیح احادیث سے چہرہ کے پردہ کا ثبوت:

پس چہرہ کے پردہ کے مخالفین کا یہ دعویٰ کہ حدیث اور آثار سے ثابت ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ شرعی طور پر ضروری نہیں ہے۔ حقیقت کے بالکل برعکس ہے۔ حدیث اور آثار سے تو یہ ثابت ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ اسلامی پردہ میں شامل ہے جس کے ثبوت میں ہم احادیث سے مندرجہ ذیل تاریخی حقائق پیش کرتے ہیں جو مستند اسلامی کتب حدیث و تاریخ میں موجود ہیں:-

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کانت اِحداکن عبد اخیرها ما بقی علیه شیئ من کتابته فاذا قضی فالتحتجب منه و لاتکلمه الا من وراء حجاب"

(رواہ ترمذی۔ ابوداؤد و ابن ماجہ کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنے کسی غلام سے مکاتبت کرے تو جب وہ مکاتبت کی پوری شرطیں ادا کر دے اور آزاد ہو جائے تو اس مالکہ عورت پر لازم ہے کہ اس سے پردہ کرے اور سامنے نہ ہو بلکہ پھر اگر اس سے بات چیت کرنی پڑے تو پردہ میں رہ کر بات کرے۔

حضرت ام سلمہ رضی روایت کرتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی جو نابینا تھے حضور کو ملنے کے لئے آگئے اور یہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کی بات ہے چنانچہ حضور نے ہمیں فرمایا۔ تم دونوں ان سے پردہ کیوں نہیں کرتیں یعنی چہرہ کیوں نہیں چھپاتیں۔ ہم نے عرض کیا۔

"الیس هو اعمیٰ یا رسول اللہ!"

اے اللہ کے رسول کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا:-

"افعمیاوان انتما"

کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہیں۔

رسولِ خدا کا فیصلہ اور پردہ کا حکم

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ سعد ابن ابی وقاص رضی اور عبد ابن زمعہ رضی کے درمیان ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا ہو گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعویٰ لے کر آئے۔ سعد رضی نے کہا۔ حضور یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ حضور ملاحظہ فرمائیں اس کی شکل بھی عتبہ سے ملتی ہے اور عبد ابن زمعہ نے دعویٰ کیا کہ اے رسول خدا یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر میں اس کی لونڈی سے پیدا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو غور سے دیکھنے کے بعد فیصلہ فرمایا کہ:-

"هو لک یا سعد"

کہ اے سعد یہ لڑکا تمہارے بھائی کا بیٹا ہے۔

لڑکا صاحب فراش کا ہوتا ہے اور بدکار کی سزا شرعی یا بدکار کے منہ میں خاک۔ اور اس فیصلہ کے بعد چونکہ وہ سودہ بنت زمعہ کا بھائی ثابت نہ ہوا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی کو حکم فرمایا:-

"احتجبی منه یا سودة بنت زمعة"

کہ اے سودہ چونکہ وہ تیرے خیال کے مطابق تیرا بھائی ثابت نہیں ہوا اس لئے تو اس سے پردہ کر لینی تو اس اجنبی کے سامنے نہیں ہو سکتی۔

(مسلم جلد ۱۰ صفحہ ۳۷ باب جواز وطی المسبیة بعد الاستبراء)

ظاہر ہے کہ اس مستند حدیث میں نہایت معزز مسلم خاتون ام المومنین سودہ رضی کو پردہ کرنے کا حکم دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرما دیا کہ مسلم خواتین پر واجب ہے کہ وہ اجنبی مردوں سے پردہ کریں۔

ایک جنتی عورت:

عطاء بن ابی رباح رح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی نے مجھے کہا کہ آؤ میں تمہیں ایک جنتی عورت کا پتہ دوں۔ یہ دیکھو۔ یہ عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شاکی ہوئی کہ اے رسول خدا! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے بعض دفعہ میری بےپردگی ہو جاتی ہے یعنی جسم سے بعض دفعہ پردہ ہٹ جاتا ہے میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور نے فرمایا:-

"ان شئت صبرت و لک الجنة"

اگر تو چاہے تو صبر کرے جس کے بدلہ میں تجھے جنت ملے گی۔

اگر تو پسند کرے تو میں دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے شفا بخشے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں صبر کروں گی۔ حضور دعا فرمائیں کہ مرگی کے دورہ کے دوران میری بےپردگی نہ ہو۔ فدعا لها۔ چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔
(بحوالہ مسلم)

فاطمہ بنت قیس کو حضورؐ کا فرمان:

حضرت فاطمہؓ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خاوند ابوعمرو ابن حفص نے طلاق دے دی جبکہ وہ کہیں سفر پر تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی عدت فلاں ام شریک کے ہاں نہ گزارنا کیونکہ وہ خیر مہمان نواز عورت ہے اس کے پاس کئی مہمان ٹھہرتے ہیں۔

"انی اکرہ ان یسقط خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرھین۔"

مجھے یہ ناپسند ہے کہ تیرے چہرے یا پنڈلیوں سے کپڑا علیحدہ ہو جائے اور لوگ تجھے بے پردہ دیکھیں۔ بہتر ہے کہ تو اپنے چچا کے بیٹے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں عدت گزار لے۔

"فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک عندہ"

وہ نابینا ہیں (اور رشتہ میں تیرے بھائی بھی ہیں) تو ان کے ہاں پردہ کے بغیر بھی رہ سکے گی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:-

"الخمار ما واری الرأس والبشر"

خمار اس چادر کو کہتے ہیں جس سے سر اور چہرہ ڈھانکا جائے۔

(صحیح مسلم باب الطلاق)

مسند امام احمد بن حنبلؒ میں روایت ہے کہ مدینہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسہ کے لئے رشتہ کے سلسلہ میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کو بھیجا تا کہ وہ جا کر دیکھ آئے فلاں گھرانے کی فلاں لڑکی کیسی اور کس شکل و شباہت کی ہے

(جلد ۳ صفحہ ۲۳)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں بالغ لڑکیاں پردہ کرتی تھیں اور عوام کے سامنے ننگے منہ نہیں گھومتی تھیں ورنہ وہ لڑکی سب کی دیکھی بھالی ہوتی اور لڑکے کے مشاہدہ میں بھی آئی ہوتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھی ہوتی کسی عورت کو اسے دیکھنے کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔

ایک لڑکی کی ایمانی جرأت:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت تھی کہ شادی کی غرض سے پردہ دار عورت یا لڑکی کو ایک مرتبہ دیکھ لیا جائے یعنی چہرہ وغیرہ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک نوجوان صحابی نے اپنی شادی کے لئے ایک پردہ دار لڑکی پسند کی اور اس کے باپ سے درخواست کی کہ وہ لڑکی کو ایک مرتبہ بغیر نقاب کے اس کے سامنے آنے کی اجازت دے دے تاکہ دونوں ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھ کر پسند کر لیں لیکن لڑکی کے باپ نے اسے اپنی ہتک سمجھا کیونکہ پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ لڑکے نے واپس جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ لڑکی کے باپ کو میری طرف سے جا کر کہو کہ اگرچہ پردہ کے احکام کے نزول کی وجہ سے کوئی شخص کسی غیر محرم عورت کو نہیں دیکھ سکتا لیکن جس عورت سے شادی کرنی ہو اسے شادی سے پہلے ایک مرتبہ دیکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نوجوان نے جا کر لڑکی کے باپ کو حضورؐ کا پیغام پہنچا دیا لیکن لڑکی کا باپ رشتہ پر راضی ہونے کے باوجود لڑکی کو اس نوجوان کے سامنے لانے پر راضی نہ ہوا لڑکی اندر پردہ میں یہ سب باتیں سن رہی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کا ایمان اپنے باپ سے زیادہ مضبوط تھا۔ چنانچہ خدا کے رسولؐ کا پیغام سن کر وہ لڑکی فوراً خود چہرہ ننگا کر کے نوجوان کے سامنے آگئی اور کہنے لگی کہ جب خدا کے رسولؐ نے اجازت دی ہے کہ میں تیرے سامنے ایک مرتبہ بے پردہ ظاہر ہو سکتی ہوں تو میرے باپ کا کوئی حق نہیں کہ خدا کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف چلے یہ لو میں آگئی ہوں مجھے دیکھ لو اچھی طرح اور پھر فیصلہ کرلو۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح و مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۴)

اس حدیث سے صریح طور پر ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ کی عورتیں چہرہ سمیت مکمل پردہ کرتی تھیں۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نمونہ:

ایک مرتبہ حضرت بلالؓ اور حضرت انسؓ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خدام اور مخلص اصحاب میں سے تھے حضورؐ کے فرمان کے مطابق حضرت فاطمہؓ کے گھر آئے اور عرض کیا کہ فلاں بچے کو باہر لے جانا ہے

اس پر حضرت فاطمہؓ نے پردہ کے پیچھے سے ہی ہاتھ سے بچے کو آگے کر دیا لیکن خود ان دونوں کے سامنے نہ ہوئیں بلکہ پردے میں رہیں۔

(فتح القدیر زیر آیت حجاب)

ام المومنین صفیہؓ کا نمونہ:

ایک مرتبہ رمضان میں اعتکاف کے دوران حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے ذرا باہر اپنی بیوی ام المومنین صفیہؓ کے ساتھ کھڑے تھے شام کا وقت تھا پاس سے کوئی صحابیؓ گزرے۔ آپؐ نے اس خیال سے کہ شاید ان کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا ہے واپس بلایا اور اپنی بیوی کے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور فرمایا۔ دیکھ لو یہ میری بیوی ہے کوئی اجنبی عورت نہیں ہے

(بخاری باب الاعتکاف)

ایک شہید کی ماں کا نمونہ:

قیس بن شماسؓ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ام خلاد نامی ایک مسلمان عورت چہرہ پر نقاب اوڑھے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شہید بیٹے کے متعلق دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسے دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

اس نے عرض کیا اے رسول خدا کیا وجہ؟ حضورؐ نے فرمایا کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔

اس کے بعد کسی نے اس سے پوچھا تیرا بیٹا مارا گیا ہے۔ پھر بھی تو پردہ میں ہے یعنی اس صدمہ کی وجہ سے تو گریبان بھی پھٹ جاتے ہیں اور بال بکھر جاتے ہیں اور رونا پیٹنا ہوتا ہے لیکن تو نقاب کو بھی قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس پر اس صابر اور نیک دل عورت نے جواب دیا۔ بیٹے کے کھو جانے کی وجہ سے میں اپنے متاع حیا کو کیوں ضائع ہونے دوں۔

گویا اسلام میں پردہ اور حیا لازم و ملزوم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی کیونکہ یہ باتیں حضورؐ کی موجودگی میں ہوئیں۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کی گواہی:

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ:-

"کنا نغطی وجوھنا من الرجال"

کہ ہم حج کے موقعہ پر مردوں کے قریب آنے پر ان سے اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح فاطمہؓ بنت منذرؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں مردوں کی موجودگی میں اپنے چہروں پر کپڑا ڈال لیا کرتی تھیں اور ہمارے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ بھی ہوتی تھیں اور وہ بھی اس کی تصدیق کرتی تھیں یعنی ایسا ہی کرتی تھیں۔

(موطا امام مالکؒ)

حضرت عائشہؓ کی روایات:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تھے جبکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھیں لیکن جب وہ لوگ ہمارے مقابل آجاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہروں پر ڈال لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تھے تو ہم نقاب اٹھا لیتی تھیں۔

(ابوداؤد)

زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ میں لکھا ہے کہ:-

"جب حضرت ماریہ قبطیہ مصر سے آئیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے حرم میں شامل کیا تو دوسری ازواج مطہرات کی طرح انہیں بھی مکمل طور پر پردہ کرنے کا حکم دیا۔"

(باقی آئندہ)

○

دعائے نعم البدل

محمد ظفر اللہ صاحب طاہر سکنہ اروپ ضلع گوجرانوالہ کا بچہ ۱۷؍اکتوبر ۷۸ء پیدائش کے صرف پندرہ گھنٹہ بعد فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے آمین!

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نرگری ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب کے لڑکا بعارضہ پولیو عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہوا احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور باجوہ مربی۔ کرتہ نمی ضلع خیرپور سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

(بقیہ صفحہ ۲)

کا نام لے کر بتایا کہ ان کتابوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی و الہام کی روشنی میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ اُمّتِ مسلمہ میں آخری مسیح ہیں۔ امام آخر الزمان ہیں، مجدد الف آخر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری ہزار سال کی ہدایت اور اصلاح کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور خلیفہ بنایا ہے۔ اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے اور بالوضاحت فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں لاکھوں بزرگ مجدد دین ہوتے رہے وہ اب بھی ہو سکتے ہیں لیکن وہ سلسلہ جو تیرہ مجددین یا خلفاء پر آ کر ختم ہو جاتا ہے اس سلسلہ کی آپ آخری کڑی ہیں۔ اس سلسلہ میں اب کوئی مسیح یا مجدد نہیں آسکتا۔ پس یہاں تک آسکنے کا سوال ہے وہ تو اُمّتِ مسلمہ میں وہی آسکتا ہے جس کے متعلق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت دی گئی ہے اور وہ آگیا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور آپ کی بعثت کی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے اسلامی تعلیم کا عمدہ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدا کی راہ میں مالی اور جانی قربانی دے کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ نہایت ہی بابرکت اور علم و عرفان میں ڈوبی ہوئی مجلس قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی اور احباب کے ازدیادِ ایمان اور علم میں بیش بہا اضافے کا موجب بنی۔ اس کے بعد حضور نے باری باری احباب سے مصافحے فرمائے۔ اس روز دن بھر بارش ہوتی رہی۔ احباب بارش میں ہمبرگ کے کونے کونے سے حضور کی ملاقات اور آپ کے شیریں کلمات سے مستفید ہونے کے لئے کھنچے چلے آئے۔

رات ساڑھے نو بجے حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر احباب کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرمایا۔ اور چونکہ صبح فرنکفرٹ روانگی تھی اور احباب کے لئے علی الصبح دوبارہ مشن ہاؤس میں جمع ہونا تکلیف کا موجب تھا اس لئے حضور نے از راہِ شفقت ایک بار پھر احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور دلی دعائیں دیں۔ دوست اپنے شفیق آقا کی ملاقات سے شاد کام اور دلوں میں ایمان کی نئی حرارت اور تازگی اور خدمتِ اسلام کے نئے ولولے لیکر ساڑھے گیارہ بجے خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹے۔ صبح انشاء اللہ فرنکفرٹ روانگی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے، ہر قدم پر روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے اور غلبۂ اسلام کے حق میں حضور کے اس دَورے کے نہایت ہی خوشکن نتائج ظاہر فرمائے! آمین اللّٰھم آمین ؛

دعائے مغفرت

مکرم سلیم اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب بھنڈر بعمر ۳۵ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی یادگار ۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں۔
احبابِ جماعت مرحوم کی مغفرت اور مرحوم کے والد صاحب، بچوں اور دیگر لواحقین کیلئے صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

(احسان اللہ بھنڈر۔ کوٹ گوندل۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

ضرورت خادم مسجد

مسجد جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ کالونی کراچی کے لئے خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب خود ملیں یا درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

(منظور احمد شاد معرفت ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کراچی)

اعلان برائے انصار اللہ بلوچستان

صوبہ بلوچستان کے (ماسوا خاص کوئٹہ کے) ایسے احمدی احباب جن کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو اپنے نام اور پتے سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(میاں بشیر احمد ۲۹/۳۸-۲ ہرکشن روڈ کوئٹہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری بھاوج حمیدہ بیگم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ (احمد عبد المنیب ڈرائیور ڈی ٹائپ کالونی۔ فیصل آباد)

۲- میری دادی اماں کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ (عرفان خالد ابن خالد ہدایت بھٹی آف K-96 نیشنل بنک۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

۳- میں بعض پیش آمدہ حالات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ (نرگس سلطانہ آف لاہور)

۴- خاکسار کے پھوپھا جان مکرم شہزادہ محمد عثمان صاحب بیمار ہیں۔
(گلزار احمد طاہر ہاشمی۔ دفتر الفضل ربوہ)

۵- خاکسار کی ہمشیرہ اہلیہ مکرم راجہ عبد الماجد صاحب کی ٹانگ کا آپریشن ہوا ہے۔
(محمد اشرف تبسم کارکن دفتر بیت المال آمد۔ ربوہ)

۶- ہمارا امتحان ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبد الباسط طارق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ)

۷- میرے والد محترم محمد شریف خان صاحب ایک ماہ سے بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔
(مظفر احمد داؤد فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۸- تحریک جدید کے ایک مجاہد مکرم چوہدری ناظر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک [illegible] کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۹- خاکسار کے ہم زلف چوہدری مہر دین صاحب حال دوبئی عرصہ سے بدن پر خارش کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی اہلیہ صاحبہ آنکھوں کی خرابی میں مبتلا ہیں۔ (ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں ؛

ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ
گورنمنٹ آف دی پنجاب

ٹینڈر نوٹس

محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں/فرموں سے جنہوں نے تقویمی سالی 1978ء کی انلسٹمنٹ/تجدیدی فیس داخل کرا دی ہو، زیر دستخطی کے دفتر میں 8 نومبر 1978ء کو 2 بجے بعد دوپہر تفصیلی ذیل کاموں کے لئے سربمہر آئٹم ریٹ پرسنٹیج ریٹس ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر متذکرہ تاریخ اور وقت پر حاضر آمدہ ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

2۔ کوئی ٹینڈر زر بیعانہ کی ادائیگی بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال جو کسی شیڈولڈ بنک کی ہو، کا ثبوت پیش کرنے کے بغیر جاری نہیں کیا جائے گا۔

3۔ کوئی ٹینڈر بذریعہ تار یا مشروط ٹینڈر قبول نہیں کیا جائے گا۔

4۔ فرم یا کمپنی کی صورت میں پاور آف اٹارنی/شراکت نامہ ٹینڈر کے ہمراہ لازمی آنا چاہیئے۔

5۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا اظہار وجہ مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

6۔ سادہ ٹینڈر فارم مع دستاویزات زیر دستخطی کے دفتر سے 7-11-1978 کو دفتری اوقات کار کے دوران بعوض ادائیگی مجوزہ فیس ناقابل واپسی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹینڈر صرف ان فرموں/ٹھیکیداروں کو جاری کئے جائیں گے جو اپنی انلسٹمنٹ اور رسید انلسٹمنٹ/تجدید فیس کا ثبوت پیش کریں گے۔

کاموں کی تفصیلات، تصریحات، ڈرائنگ اور دیگر شرائط زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر بیعانہ	میعاد
1	ایریا ڈویلپمنٹ سکیم برائے کم آمدنی ہاؤسنگ بمقام چک نمبر 46، 43 این۔بی سرگودھا فراہم کرنا لے آگ، سیور لائینز بمطابق اے ایس ٹی ایم/ امپرووائزڈ/سپیسی فیکیشن	7,76,000/-	15,520/-	6 ماہ

دستخط/ ڈپٹی ڈائریکٹر
ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈویژن سرگودھا

(IPL 5688-9030-L)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا اختتام (بقیہ صفحہ اول)

وہ ہماری کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ وہ محض اُس کے فضل کا نتیجہ ہیں۔ ہماری جماعت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ہماری دُنیا کے انسانوں سے پیار، محبت اور ہمدردی و خیرخواہی کے جذبات رکھنا ہمارا شعار ہے۔ یہ ہمارا محض زبانی دعویٰ نہیں ہے ہمارے اعمال اور ہمارے جذبات کا ہر پہلو اس بات پر شاہد ہے کہ ہم بنی نوع انسان سے محبت اور خیرخواہی کرنیوالے ہیں۔ ہماری دشمنی کسی سے بھی نہیں ہے اور ہماری خیرخواہی اور ہمدردی ہر ایک کے لئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں سب سے زیادہ طاقت محبت اور پیار کو ہی حاصل ہے۔ انسانی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ دُنیا میں کبھی نفرت کامیاب نہیں ہوئی اور ہمارا خدا انجام کار ہمیشہ پیار اور محبت کے علمبرداروں کو ہی کامیابی سے نوازتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ہم امن پسند لوگ ہیں کبھی قانون شکنی نہیں کرتے کسی رنگ میں بھی فساد میں حصہ نہیں لیتے اور اگر کوئی قانون اس عشق و محبت کے ساتھ نہ ٹکرائے جو ہمیں خدا سے اور اس کے رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے تو ہم یقیناً اس کا احترام اور اس کی پابندی کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا گو دورِ حاضر کی مہذب دُنیا میں بالعموم اب ایسے قوانین نہیں بنائے جاتے جو کسی کے مذہبی جذبات سے کھیلنے والے ہوں تاہم اب بھی مثلاً یورپ، امریکہ یا بعض جزائر میں کبھی کبھی ایسے قانون بنائے جاتے ہیں یا بعض قوانین کو دُنیا میں ایسے غلط رنگ میں استعمال کیا جاتا ہے کہ جو دوسروں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوتے ہیں لیکن ایسا کرنے والے بھی دُنیا کی ضمیر کو مطمئن کرنے کے لئے اور اپنے اس فعل کا جواز ظاہر کرنے کے لئے بعض عقلی اور اخلاقی دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً جنوبی افریقہ میں سفید فام اقلیت کی حکومت ہے اور وہاں کی اکثریت کا دل محبت کے ساتھ جیتنے کی بجائے اگر وہ نہیں بعض قوانین بنا کر قابو رکھنے کی کوشش کرے تو وہ اس کے جواز کے لئے بھی بعض دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ اس میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ آج کی دُنیا کا ضمیر بیدار ہوچکا ہے تاہم ابھی بحیثیت مجموعی دُنیا اکٹھی ہو کر ایسی قسم کی حرکات کرنے والوں کی اصلاح نہیں کر سکتی [illegible] بعض بڑی بڑی قومیں اپنے مفاد کی خاطر [illegible] کے ساتھ مل جاتی ہیں اور [illegible] سازشی [illegible] جیسی کے ذریعہ ان قوانین کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کا جو اب خدا کے فضل سے ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے بہرحال یہ طرّۂ امتیاز ہے کہ وہ قانون کی پابندی کرتی ہے اور دُنیا میں اعلیٰ اخلاقی اقدار قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے اس کے مزاج کا یہ ایک خاص پہلو ہے کہ وہ کبھی قانون شکنی نہیں کرتی اور کبھی فساد میں حصہ نہیں لیتی اور نیک کاموں میں قومی مفاد کی خاطر پورا تعاون کرتی ہے لیکن اگر کوئی اس سے یہ سمجھے کہ ہم کسی کے کہنے پر اپنے خدا کو چھوڑ دیں گے یا اپنے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے حُسن و احسان کے جلوے ہم روزانہ اپنی زندگیوں میں بکثرت مشاہدہ کرتے ہیں نعوذ باللہ بے وفائی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ایسی غلط فہمی کسی کے دل میں پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ احمدی تو کہتے ہی اُسے ہیں جو اپنے خدا کی محبت میں اور اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے جلووں کے عشق میں مست ہو کر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کی برکات

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے اس عظیم منصوبہ کا ذکر فرمایا جو ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے یورپ میں اور دُنیا کے دیگر تمام ممالک میں قرآن پاک کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا جماعتِ احمدیہ کو اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس مقصد کی خاطر اور جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی کے استقبال کے پروگرام کے طور پر اسے پیش کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کی آیت لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، بزرگانِ اُمت کے متعدد کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی انشاء اللہ تعالیٰ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اس صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہماری جماعت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں کسی حد تک پورا کرنے کے لئے ہی لے صد سالہ جوبلی کے منصوبے کا اعلان کیا تھا اور بتایا تھا کہ ہم اس کے ذریعہ یورپ کے ہر ملک میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم کرنے اور تراجم قرآن مجید کو دُنیا بھر میں پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے اپنے حالیہ یورپ کے تبلیغی سفر کے مختلف نہایت ایمان افروز حالات و واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دُنیا ہم سے مطالبہ کر رہی ہے اور روز بروز اس مطالبہ میں شدت پیدا ہو رہی ہے کہ ہم اس کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کریں اور تراجم قرآن کریم اُن کے لئے مہیا کریں۔ جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارے میں ہر ممکن کوشش اور قربانی پیش کریں خدا کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق قربانی پیش کر دیں گے تو پھر ہماری طاقت اور ضرورت کے درمیان جو فرق ہوگا اسے خدا خود پورا کر دے گا۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اشاعتِ قرآن اور تبلیغ اسلام کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس موقع پر حضور نے ضمناً یہ بھی اعلان فرمایا کہ بچوں کے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی کتابت کی طرز پر قرآن مجید (کا متن) حال ہی میں ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہوگیا ہے جو خدا کے فضل سے ہر طرح کی غلطیوں سے پاک ہے اس کا ہدیہ بھی بہت ہی کم رکھا گیا ہے احباب اپنے بچوں کو ناظرہ پڑھانے کے لئے اب اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی

اس کے بعد حضور نے ماہ جون کے شروع میں بمقام لندن منعقد ہونے والی بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس کا ذکر فرمایا جو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت منعقد ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اثرات و نتائج کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر بہت ہی کامیاب رہی ہے۔ حضور نے اس کی کامیابی کے متعدد پہلو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی وجہ سے عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ بار بار ہماری طرف سے تبادلۂ خیالات کی دعوت دینے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ پہلے پادریوں نے اس پر آمادگی کا اظہار بھی کر دیا تھا لیکن اب وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کفنِ مسیح پر ریسرچ کا جو اعلان اُن کی طرف سے ہوا تھا اُسے بھی انہوں نے ہماری کانفرنس کے اعلان کے بعد ملتوی کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر یہ ریسرچ ہوئی بھی تو اس کے نتائج کا اعلان تیس برس بعد کیا جائیگا۔

حضور نے فرمایا گو آج عیسائی پادریوں نے تبادلۂ خیالات سے انکار کر دیا ہے لیکن مجھے امید ہے کسی نہ کسی وقت ضرور عیسائی دُنیا اپنے پادریوں کو ہمارے ساتھ مذاکرہ کرنے پر مجبور کر دے گی۔ انشاء اللہ

اس موقع پر حضور نے اپنے اس ایمان افروز خطاب کا بھی ذکر فرمایا جو بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں حضور نے فرمایا اور جو غیر معمولی طور پر بہت ہی مؤثر ثابت ہوا۔ حضور نے اپنے اس خطاب کے ایک حصہ کا ٹیپ ریکارڈ بھی حاضرین کو سنوایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سامعین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اس میں حضور نے بڑی وضاحت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پانے کا ذکر کرتے ہوئے اہل یورپ کو اسلام کی تبلیغ کی اور انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار کو دیکھ رہی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی اپنے اوقات کو قربان کرنا ہوگا اور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنا ہوں گی صرف اسی طریق سے دُنیا خدائے واحد کو اور اپنے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر اسلام کے جھنڈے تلے اُمتِ واحدہ بن سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضور کا یہ حد درجہ ایمان افروز خطاب ایک بجکر ۸ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے انصار سے اُن کا عہد دہروایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد انہیں رخصت ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح انصار کا یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ مبارکہ صدیقہ بنت محترم میجر عارف زمان صاحب ان دنوں شدید بیمار ہیں اور سینٹ رافیل ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں۔ عنقریب بچے کی پیدائش متوقع ہے اور انہی ایام میں اپنڈکس کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ مریضہ کی حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہر قسم کی تکالیف سے نجات دے۔ آمین

(حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ)